سوال

(394) دیوبند امام کے پیچھے نماز پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک ایسے علاقے میں رہائش پذیر ہوں ،جہاں کوئی بھی اہلحدیث مسجد نہیں ہے۔ گھر کے نزدیک دو مساجد ہیں ان میں سے ایک کا تعلق مکتب دیوبند سے ہے اور دوسری کا تبلیغی جماعت سے۔ آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ کیا میں ان مساجد میں ان کے اماموں کے پیچھے باجماعت نماز ادا کرسکتا ہوں کہ نہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تقلیدِ شخصی کو شرعی حکم سمجھنے والے کو مستقلاً امام نہیں بنانا چاہیے، کیونکہ اس صورت میں یہ اہل بدعت سے شمار ہوسکتا ہے، اور اہلِ بدعت کی اقتداء کو مستقل طور پر اختیار نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ ان کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا موقع آجائے تو نماز ہوجائے گی۔ صحیح بخاری کے ''ترجمة الباب ''میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا قول ہے : ''صَلِّ وَعَلَیهِ بِدعَتُہ'' یعنی ''تو بدعتی کی اقتداء میں نماز پڑھ لے۔ اس کی بدعت کا وبال اس کی جان پر ہے۔''

یاد رہے کہ بدعت مُکَفِّرة کفر تک لے جانے والی یا مُخرِج عَنِ المِلَّة (ملت سے نکال دینے والی) کسی امام میں پائی جائے تو اس کے پیچھے نماز قطعاً نہیں ہوگی۔ جیسے کوئی قرآن کو کلامِ الٰہی کے بجائے مخلوق سمجھتا ہے یا ذاتِ الٰہی کی صفات کو مخلوق پر قیاس کرتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

لہٰذا سائل کو چاہیے کہ حتی المقدور اپنی باجماعت ادائیگیٔ نماز کا علیحدہ بندوبست کرے۔ اس کے لیے کوئی بھی مناسب جگہ مقرر ہوسکتی ہے، چاہے گھر میں ہی کیوں نہ ہو۔ حدیث میں ہے :

'وَجُعِلَت لِیَ الاَرضُ مَسجِدًا وَطَهُورًا' صحیح البخاری، بَابُ قَولِ النَّبِیِّ ﷺ: جُعِلَت لِی ...الخ، رقم :۴۳۸، صحیح مسلم، باب جُعلت لی الأرض مسجدًا وطهورًا، رقم : ۵۲۱

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

محدث فتویٰ